www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ" (صحیح بخاری)

۷۔ "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ الآیۃ!" (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "يُطِعِ الرَّسُوْلَ" سے قرآن کی اطاعت مراد نہیں، بلکہ سنت کی پیروی مراد ہے۔ کیوں کہ قرآن کی اطاعت کے بارے میں تو کسی کو شک نہیں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے۔ اگر کچھ وہم ہو سکتا تھا تو وہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہو سکتا تھا کہ اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوگی یا نہیں؟ مندرجہ بالا آیت نے اس قسم کے وہم کی جڑ کاٹ دی ہے۔ اس آیت کا سا انداز حسبِ ذیل دو آیتوں میں بھی ملتا ہے:

"وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى" (الانفال: ۱۷)

"اور آپ ؐ نے نہیں (تیر) پھینکے جب کہ آپ ؐ نے پھینکے۔ لیکن اللہ نے پھینکے۔"!

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ الآیۃ!" (الفتح: ۱۰)

"بلاشبہ جو لوگ آپ ؐ سے بیعت کرتے ہیں بس وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔"

آپ ؐ کا، فعل "رمی" یا مسلمانوں کا آپ ؐ سے بیعت کرنا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، اس لیے ان دونوں افعال کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ظاہر کیا گیا ہے، اسی طرح رسول ؐ کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے، اس لیے اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔"

سیرۃ البخاری رحمۃ اللہ علیہ
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالاتِ زندگی
تالیف مولانا عبدالسلام مبارکپوری اعظم گڑھی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴۲ھ
امام بخاری پر لکھی ہوئی بہترین کتاب
جو نہ صرف امام صاحب کی اپنی سیرت کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے بلکہ امام صاحب کے اساتذہ اور تلامذہ کے حالات بھی اختصار کے ساتھ سمیٹے ہوئے ہے۔
نیز بخاری شریف اور اس کی شروحات کا ذکر بھی مکمل طور پر اس میں آ گیا ہے۔
اس کے علاوہ کئی سارے علمی مباحث نے کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔
بہترین آفسٹ طباعت
خوبصورت جلد
اعلیٰ کاغذ
قیمت /۵۱ روپے
فاروقی کتب خانہ
الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
بیرون بوہڑ گیٹ ملتان فون ۴۱۸۰۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالات

تحریر: فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری
ترجمہ: مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

دین میں بدعات جاری کرنا جرم ہے!

قسط (۳) آخری

مصالح مرسلہ کی مزید چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ مسجدوں میں محراب بنانا:

اس کے متعلق شریعت میں شارع علیہ السلام سے کچھ مذکور نہیں۔ شریعتِ اسلامی اس کی نفی کرتی ہے، اور نہ اثبات کی شہادت دیتی ہے۔ سلف صالحین نے محسوس کیا کہ مساجد میں ایسی نشانی یا علامت، جو قبلہ کے رخ پر دلالت کرتی ہو، نہ ہونے سے نمازیوں کو تکلیف ہو گی۔ چنانچہ قبلہ کی سمت میں ایک طاق بنایا گیا، جسے محراب کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ مشقت دور ہونے کے علاوہ ایک صف کی جگہ کی گنجائش بھی نکل آتی ہے ——— گویا اس میں مثبت اور منفی ہر دو پہلو موجود ہیں۔ یعنی حصولِ منفعت بھی اور دفع مضرت بھی!

۲۔ مسجدوں کے مینار اور اذان کہنے کے منبروں کو اونچا کرنا:

یہ بھی ایک ضرورت کے تحت ہے، تاکہ میناروں کو دیکھ کر مسجد کا علم ہو سکے، اور منبر پر کھڑے ہو کر اذان کہنے سے اذان کی آواز دُور تک سُنائی دے ——— (آج کل منبروں کی جگہ لاؤڈ سپیکر نے لے لی ہے۔ مترجم)

۳۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال:

آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے یہ آلہ خطباء، واعظین اور مدرسین کی آواز کو دُور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت، خواہ کتاب وسنت سے ثابت ہو، اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی جب تک رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسے صحیح طور پر ادا نہ کیا جائے ـــــ اس سلسلہ میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے :

۱- کمیت ۲- کیفیت

۳- زمان ۴- مکان

جب ان میں سے کوئی ایک امر بھی مفقود ہو گا تو یہ عبادت باطل ہو گی- اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص نماز کی مقرر شدہ رکعات میں بغیر سہو ونسیان کے عمداً کمی بیشی کرتا ہے تو یہ نماز باطل ہو جائے گی، کیوں کہ نماز کی کمیت میں اس سے فرق آگیا- اسی طرح اگر اس کی ادائیگی کی کیفیت میں فرق پڑ گیا، مثلاً کوئی شخص نماز میں سجدہ پہلے کرتا ہے اور رکوع بعد میں، یا سورۃ الفاتحہ پڑھ کر بعد میں تکبیرِ تحریمہ کہتا ہے تو یہ نماز بھی باطل ہو گی، ہاں سہو ونسیان کی بات دوسری ہے، اور یہ قابلِ معافی ہے ـــــ اسی طرح نماز کے متعین اوقات میں نماز کا پڑھنا ضروری ہے- اگر نمازوں کے اوقات بدل دیئے جائیں، یا ان مقامات پر نماز پڑھی جائے جو نماز پڑھنے کے قابل نہیں، یا ان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے، تو ایسی نماز قبولیت کا درجہ نہ پا سکے گی-

اس کی دوسری مثال رمضان المبارک ہے، کہ اگر اس مقرر شدہ مہینہ کے روزہ کو بلا عذرِ شرعی آگے پیچھے کر دیا جائے تو روزہ درست نہیں ہو گا ـــــ حج بھی اسی کے مثل ہے چنانچہ اگر کوئی حاجی، عرفات کے میدان کے علاوہ کسی اور جگہ وقوف کرے، یا وہ وقت، جو وقوف کے لیے مقرر ہے، یعنی ذوالحجہ کی نو تاریخ، اس وقت میں کمی بیشی اور تقدیم وتاخیر کرے تو یہ بات بھی حج کے عدمِ قبولیت کا سبب بنے گی ـــــ اسی طرح اگر لوگ خانہ کعبہ کے علاوہ کسی اور مقام کا طواف کریں، یا صفا مروہ کے علاوہ کہیں اور سعی کریں، تو یہ تمام چیزیں بھی باطل ہوں گی-

اس تفصیل سے سنت وبدعت کا یہ فرق واضح ہو گیا ہو گا کہ سنت وہ فعل ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک یا فعل وتقریر سے مشروع قرار دیا ہے- اور بدعت وہ فعل ہے کہ شیطان کے مزین کرنے سے انسان خود اسے اپنے لیے مشروع قرار دے لیتا ہے ـــــ سنت میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور موافقت میں ادا کی جائے، لیکن بدعت، اللہ اور اس کے رسول ؐ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر افتراء وبہتان طرازی ہے، اور دین میں زیادتی! ـــــ یہ مقررہ کمیت وکیفیت اور زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتی ہے۔ لہٰذا نہ صرف نفوس کا اس سے تزکیہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ ان کی آلودگی کا سبب بھی بنتی ہے ـــــ الغرض سنت ہدایت کا راستہ ہے جب کہ بدعت گمراہی کی راہ!

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر چند بدعات کا ذکر کر دیا جائے تاکہ لوگ انہیں پہچان کر ان سے دور رہیں۔

اعتقادی بدعات

۱۔ تقدیر کا انکار، اللہ کے ہر چیز سے باخبر ہونے کا انکار۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تاویلیں کرنا ـــــ انہیں معطل قرار دینا، ان کے مفہوم، اور جو صفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق ہیں، ان سے انکار!

۳۔ عذابِ قبر کا انکار، اس کی نعمتوں کا انکار اور منکر نکیر کے سوالات کا انکار۔

۴۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر کے فتوے لگانا، ان کے نقائص اور عیب جوئی کرنا، ان کی مذمت کرنا۔

۵۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ اولیاء اللہ کو علمِ غیب ہے۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے برتر اور افضل ہیں۔ العیاذ باللہ!

۶۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ اولیاء اللہ کے لیے ایک دیوان ہے۔ وہ سب اس میں جمع ہوتے ہیں اور جہان میں جو حوادث رونما ہوتے ہیں، وہی جاری کرتے ہیں ـــــ رزق کے خزانوں پہ ان کا کنٹرول ہے، وہ کسی کو رزق دیتے ہیں اور کسی سے رزق چھین لیتے ہیں ـــــ کسی کو بااختیار بناتے ہیں، تو کسی کو بے اختیار کرتے ہیں۔ اور جہان کے جملہ امور میں ان کا تصرف ہوتا ہے!

۷۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ اولیاء اللہ کی ارواح ان کی موت کے بعد تصرف کرتی ہیں اور جو شخص ان کی قبر پہ ان کی زیارت کرتا ہے، ان کی سفارش اور ان کے وسیلہ سے کچھ طلب کرتا ہے تو وہ اس کی حاجت پوری کرتے کراتے ہیں۔

۸۔ اولیاء اللہ کی نذریں ماننا اور ان کی قبروں کے پاس جا کر ان کی ارواح کی خوشنودی کی خاطر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں پر جانور ذبح کرنا۔

۹۔ اولیاء کو پکارنا، ان سے امداد طلب کرنا، ان کی قبروں پر بیٹھ کر چلہ کشی کرنا، ان کے پاس بیماروں کو لے جانا تاکہ شفا حاصل ہو یا ان کے واسطہ سے شفا طلب کرنا۔ وغیرہ۔

یہ وہ اعتقادی بدعات ہیں جو انسان کو کفر و فسق تک پہنچا دیتی ہیں۔ ان سے فی الفور توبہ کرنی چاہیے۔ جو شخص ان پر یا ان میں سے کسی ایک پر اصرار کرتا ہے، اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو وہ کفر یا فسوق کی حالت میں مرتا ہے۔ العیاذ باللہ!

۱۰۔ محافلِ میلاد منعقد کرنا کرانا۔

عبادت میں بدعات

طہارت میں:

۱۔ جرابوں پر مسح کا انکار کرنا۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔

۲۔ پاؤں کا مسح کرنے پر اکتفا کرنا اور ان کو دھونے سے گریز کرنا، جب کہ پاؤں پر جراب یا موزہ پہنا ہوا نہ ہو۔ یہ بدعت بھی انسان کو فاسق بنا دیتی ہے۔

۳۔ وضو کرتے وقت گردن کا مسح کرنا ـــــ حالانکہ کسی صحیح حدیث سے گردن کا مسح ثابت نہیں!

۴۔ پانی کے استعمال میں اسراف کرنا۔

۵۔ وضو کا ہر عضو دھوتے وقت دعا کرنا (حالانکہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو خاموشی سے کرنے کے بعد کلمۂ شہادت اور دیگر دعائیں پڑھتے تھے۔

۶۔ وضو کرتے وقت قبلہ رو ہونے کو لازم سمجھنا اور اس کا قصد کرنا۔

نماز میں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت کندھوں کے برابر رفع یدین نہ کرنا۔

۲۔ رکوع، سجود اور قیام میں عدمِ طمانیت۔ یہ بدعت انسان کو فاسق بنا دیتی ہے۔

۳۔ امام کے علاوہ کسی اور آدمی کا نماز میں تکبیرِ انتقال، تسمیع اور تحمید کو اونچی آواز سے کہنا (جب کہ امام کی آواز تمام مقتدیوں کو سنائی دے رہی ہو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سلام پھیرنے کے بعد ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر مصافحہ کرنا۔

۵۔ نماز کے بعد جہری ذکر اور دعاء اجتماعی طور پر کرنا (جب کہ دعاء کو نماز کا جزء تصور کیا جائے، اور اس کے بغیر نماز نامکمل تصور کی جائے، نیز دعاء پر دوام کیا جائے ـــــ اگر گاہے بہ گاہے دعاء کی جائے تو جائز ہے)

جنازہ میں :

۱۔ میت کو زمین پر رکھ کر اس سے متعلق لوگوں سے گواہی لینا کہ تم اس کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو!

۲۔ جنازہ اٹھاتے وقت کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت پڑھنا۔

۲۔ جنازہ کے آگے آگے قصیدہ بُردہ یا ہمزیہ پڑھنا۔

۴۔ میت کی قبر پر جماعت کی صورت میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا۔

۵۔ میت کے گھر جا کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، اہل میت کا میت کی وفات کی پہلی، تیسری، ساتویں، چالیسویں رات کو لوگوں کو کھانا کھلانا۔

۶۔ قبروں کو پختہ کرنا، ان پر گنبد اور قبے بنانا، قبر پر میت کی تصویر بنانا، اس پر پھول، چادر وغیرہ چڑھانا۔ ان بدعات سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔

۷۔ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لیے جا کر نالہ وشیون کرنا ـــــ اسی طرح غیر محرموں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کرنا اور خرید وفروخت کے لیے اکٹھا ہونا ـــــ یہ بدعات بھی از قبیلِ فسق ہیں۔

معاملات میں بدعات

۱۔ جس معاملہ میں شریعت نے حد مقرر کی ہے، اس پر مطمئن نہ ہونا بلکہ اپنی طرف سے قانون بنا کر سرزنش کرنا۔ جیسا کہ قذف، زنا، سرقہ اور قتل کی حدود ہیں۔ ان کو نافذ نہ کرنا اور اپنی طرف سے قانون وضع کر کے ڈانٹ ڈپٹ، زجر و توبیخ کرنا۔ یہ بدعت بھی کفر اور کبھی فسق تک پہنچا دیتی ہے۔

۲۔ جن مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض ہے، ان سے زکوٰۃ وصول نہ کرنا، یہ بدعت بھی کفر اور فسق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچا دیتی ہے۔

۳۔ حکمرانوں کا فاسقوں اور فاجروں کو اپنا مقرب بنانا اور زمام حکومت ان کے حوالے کرنا، عادل اور منصف مزاج مسلمانوں کو مسندِ اقتدار سے علیحدہ کرنا اور اپنے مقدمات کا فیصلہ نیک و عادل انسانوں کے بجائے فاسقوں سے کرانا۔ یہ بدعت بھی فسق تک پہنچا دیتی ہے۔

۴۔ کسی عورت کو قضاء کے عہدہ پر بٹھا کر، عدالتوں میں مقدمات کی سماعت اس کے سپرد کرنا۔ چوں کہ ایسی صورت میں اس کا میل جول غیر محرموں اور اجنبیوں سے ناگزیر ہے، بنابریں یہ بدعت بھی فسق تک پہنچا دیتی ہے۔

۵۔ میت کے ترکہ میں حکومت کا شریک ہونا اور ترکہ سے ایک مخصوص حصہ وصول کرنا، خواہ میت کے ورثاء میں ذوی الفروض اور عصبات موجود ہوں، یہ بدعت بھی انسان کو فاسق بنا دیتی ہے۔

تجارت میں بدعات

۱۔ حرام اشیاء کی تجارت، مثلاً تصویریں (جانداروں کی) گڑیاں، نشہ آور اشیاء، طوائفوں کا لباس، مصنوعی بال وغیرہ ممنوع چیزیں فروخت کرنا۔

۲۔ اپنے کسی سامان کو ادھار بیچ کر، ایک مقررہ مدت کے بعد خریدنے والے سے یہ سامان کم قیمت میں واپس لینا، یہ بدعت بھی فاسق بنا دینے والی ہے۔

۳۔ کسی مال کی خریداری کے بعد، اس پر قبضہ کرنے سے پیشتر اسے فروخت کرنا۔ یہ بدعت بھی انسان کو فاسق بنا دیتی ہے۔

۴۔ اسلامی مملکت میں چاندی اور سونے کے برتن مسلمانوں میں فروخت کرنا۔

کھانے پینے کی بدعات

۱۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

۲۔ تکیہ لگا کر کھانا۔

۳۔ خورد و نوش میں انواع و اقسام کے کھانے اور زیادتی و اسراف۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مردوں اور عورتوں کا دعوتوں اور پارٹیوں میں کھڑے ہو کر یا سرِ راہ چلتے پھرتے کھانا پینا۔

۵۔ مردوں اور عورتوں کا ایک ہی جگہ پر اکٹھے کھانا پینا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کے لیے غیر محرم ہوں۔

لباس کی بدعات

۱۔ ہیٹ پہننا۔ یہ کفار کا مخصوص لباس ہے۔ جب اسے پہننے والے کی نیت تشبہ بالکفار ہو تو اس وقت وہ فاسق ہو جاتا ہے۔

۲۔ مردوں کا سونے کی انگوٹھی پہننا اور گردن میں سونے یا چاندی کی زنجیر لٹکانا، جو یہود و نصاریٰ کے مخنثوں کی مشابہت ہے۔ اس سے بھی انسان فاسق ہو جاتا ہے۔

۳۔ عورت کا ایسا باریک لباس پہننا جس سے جسم نظر آئے۔

۴۔ جوان عورتوں کا سڑکوں اور بازاروں میں غیر محرموں کے ساتھ گھومنا پھرنا۔ یہ بدعت بھی فسق تک پہنچا دیتی ہے۔

۵۔ مردوں اور عورتوں کا ایسا لباس پہننا جو کفار یا فساق کے ساتھ مخصوص ہو۔

یہ وہ چند بدعات ہیں جنہیں بطورِ مثال ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ سینکڑوں ایسی بدعات ہیں جو آج مسلمانوں میں رائج ہیں، اور جن کا احصاء مختصر وقت میں کرنا ممکن نہیں۔

بدعات سے نجات کا طریقہ:

ان کلمات کی تحریر سے امت کو تعلیم اور تحذیر مقصود ہے ــــــ اب سوال یہ ہے کہ ان بدعات اور منکرات سے خلاصی اور نجات کیسے ہو۔ اور ان کے اثراتِ بد سے محفوظ رہنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ جب کہ یہ مسلمانوں کے اذہان اور افعال و اعمال میں بُری طرح سما چکی، اور ان کی اکثریت انہیں شریعتِ الٰہی اور ہدایت کا راستہ تصور کرتی ہے۔ حالانکہ بدعات کے یہ خوگر ضلالت و گمراہی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور شریعتِ الٰہی سے کلیتہً ناواقف اور دور ہیں ــــــ اس کے باوجود کہ شریعت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی (کتاب وسنت) ان کے پاس موجود ہے، لیکن وہ اس سے راہنمائی نہیں لیتے اور اس پہ عمل نہیں کرتے ـــــ ان پر شاعر کا یہ شعر منطبق ہوتا ہے :

(ترجمہ) "سانڈ جنگل میں پیاس سے مر رہا ہے، حالانکہ اس کی پیٹھ پر پانی لدا ہوا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ کتاب وسنت پر سختی سے عمل پیرا ہونا، اس کے مطابق اعتقاد رکھنا اور عمل کرنا بدعات سے نجات پانے اور ان کے بُرے اثرات سے محفوظ رہنے کا واحد راستہ ہے ـــــ افسوس، سالہاسال سے علماء کرام لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف دعوت دے رہے ہیں، واعظ اور راہنمایانِ امت لوگوں کو سختی سے اس پر کاربند ہونے کی تلقین کر رہے ہیں تاکہ امتِ محمدیہ نہ صرف بدعات کی گندگی سے محفوظ رہے بلکہ دنیا اور آخرت کی فلاح بھی حاصل کرے ـــــ لیکن کیا مسلمان عوام اور کیا حکمران، سبھی اس دعوت کو بُری طرح ٹھکرا رہے ہیں ـــــ سچ ہے، جو قوم تاویلات کی دلدل میں پھنسی ہو، کانوں سے اسے اونچا سنائی دے، آنکھوں کی بصارت سے وہ محروم ہو، غور وفکر کی صلاحیتیں مفقود کر چکی ہو۔ اتباعِ سنت کی رفتار اس میں نہایت سست ہو لیکن غیر اسلامی عادات واطوار کی زنجیروں میں جکڑی ہو، بے شمار مروجہ رسومات کی عادی ہو، اور اپنے گناہوں کی مرہونِ منت ہو، وہ اپنے اعتقادات واعمال کو کیسے درست کر سکتی ہے ؟ ـــــ مسلمان جتنی جلدی یہ بات سمجھ جائے گا، اسی قدر اس کے حق میں بہتر ہو گا کہ اتباعِ کتاب وسنت ہی وہ واحد راستہ ہے کہ جس کی بدولت وہ بدعات کی تلاطم خیزیوں اور دیگر گمراہیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ پس ہر مسلمان مرد وعورت پر یہ لازم ہے کہ وہ کتاب وسنت کو لازم پکڑ کر اس کی اتباع کرے ـــــ اور یوں بدعات اور دیگر گمراہیوں سے بچنے کا سامان کرے۔ اس راہ میں خواہ کیسی ہی قربانی دینا پڑے اس سے گریز نہ کرے، بلکہ ہر قسم کی مشقت، تکلیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرے، وہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہو گا ان شاء اللہ ـــــ

واللہ الموفق۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین !

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

ڈاکٹر محمد حمید اللہ
پیرس (فرانس)

حدیث "اطلبوا العلم ولو بالصین"

کے اسانید کی تحقیق

فاضل محترم غازی عزیز صاحب نے مذکورہ عنوان موضوع پر، لاہور کے موقر رسالہ "محدث" میں ایک طویل مقالہ سپردِ قلم فرمایا ہے، جس کی آخری قسط جولائی ۱۹۸۸ء کے شمارے میں چھپی ہے اسی پر کچھ معروضہ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

مذکورہ مقالے کا لبِ لباب یہ ہے کہ اس حدیث کے اسانید میں بعض راوی ناقابلِ اعتبار ہیں، اس لیے یہ حدیث قابلِ رد ہے۔

علم "جرح و تعدیل" مسلمانوں کی ایک قابلِ فخر اور بے مثل ایجاد ہے اور اسی کے ذریعے سے صحیح واقعے اور من گھڑت افسانے میں امتیاز ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ اس علم کی کتابوں کے قابلِ احترام مؤلفوں نے کبھی معصومیت کا ادعا نہیں فرمایا۔ وہ اپنی رائے اور تاثر کا ذکر کرتے ہیں اور ان میں کسی شخص کے متعلق بعض وقت اختلاف رائے بھی ہوتا ہے۔ اس سے تلخ تجربے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ محترم سیرت نگارِ نبوی، ابن اسحاق رح کے متعلق مجھے بھی ایک بار پیش آچکا ہے۔ اس میں مبالغہ مناسب نہیں۔ وہ کسی حدیث کی صحت کو جاننے کے متعدد وسائل میں سے ایک ہے، واحد وسیلہ نہیں۔

مذکورۂ عنوان پیاری حدیث کی اگر ساری معلوم روایتیں ایک ہی صحابی سے منسوب ملتیں، اور وہ ساری کی ساری ایک ہی ناکارہ راوی کے توسط سے ہم تک پہنچی ہوتیں، تو بات الگ ہوتی۔ لیکن زیرِ بحث حدیث ایک نہیں، کم از کم چھ سات صحابیوں رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ گویا عام حالتوں میں اسے حدیثِ صحیح ہی نہیں، حدیثِ متواتر کہا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اسانید کے مطعون راویوں کے متعلق جرح یا اعتراض میں درجات کا تفاوت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ